کی چھبیس مسلمان خواتین کے حالات بیان کیے گئے ہیں اور ان کی خدمات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ خواتین کی اس فہرست میں وہ خواتین بھی شامل ہیں جن کو اس ملک میں دادِ حکمرانی دینے کے مواقع میسر آئے، وہ بھی ہیں جنھوں نے اپنے دور کے حکمرانوں کو صائب مشورے دے کر کئی قسم کی الجھنوں سے نکالا، وہ بھی ہیں جنھوں نے ادب و شعر کے میدان میں شہرت حاصل کی اور وہ بھی ہیں جو روحانیت اور تقویٰ شعاری میں اونچے مرتبے پر فائز ہوئیں۔

کتاب کا آغاز رضیہ سلطانہ سے ہوتا ہے اور پھر مختلف ادوار میں جن خواتین نے کارہائے نمایاں سرانجام دیے، ان کا خاص ترتیب سے ذکر کیا گیا ہے۔

مصنف مرحوم نے تمام واقعات صاف اور شستہ و رواں زبان میں تحریر کیے ہیں۔ کتاب کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ برصغیر کی خواتین نے مختلف محاذوں میں کام کیا اور بعد میں آنے والی خواتین کے لیے بہترین مثال قائم کر گئیں۔

اس کتاب کا مطالعہ عورتوں کو بھی کرنا چاہیے اور مردوں کو بھی، بلکہ اس میں تحریر کردہ واقعات بچوں کے علم میں لانے کی بھی کوشش کرنی چاہیے۔

مندرجات و مضامین اور کتابت و طباعت کے اعتبار سے کتاب بلاشبہ قابلِ تحسین ہے، لیکن اس کا سرورق کتاب کے مندرجات و مقاصد سے ہم آہنگ نہیں ہے۔ اس کو جس تصویر سے مزین کرنا ضروری سمجھا گیا ہے، اسے نہ تو مصنف کی شخصیت اور ذات سے کوئی مناسبت ہے اور نہ کتاب میں بیان کردہ واقعات و حالات سے کوئی تعلق ہے۔ سرورق اس تصویر کے علاوہ بھی خوب صورت اور دیدہ زیب ہو سکتا ہے۔

نام کتاب: حیات ملک العلما

مصنف: ڈاکٹر مختار الدین احمد

ناشر: ادارہ معارف نعمانیہ، ۳۲۳ شاد باغ۔ لاہور

کاغذ، جلد، سرورق، عمدہ، صفحات ۴۰

ڈاکٹر مختار الدین احمد کا شمار ہندوستان کے مشہور و ممتاز اصحابِ علم میں ہوتا ہے۔ وہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں شعبہ عربی کے صدر اور فیکلٹی آف آرٹس کے ڈین کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں اور عربی ادب و عربی زبان کے مختلف گوشوں پر عمیق نگاہ رکھتے ہیں۔ وہ ۱۳۳۶ھ مطابق ۱۹۱۷ء کو سہسرام ضلع آرہ (بہار، ہندوستان) میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کے والد کا اسم گرامی مولانا محمد ظفر الدین قادری رضوی تھا، جو اپنے علم و فضل کی بنا پر "ملک العلما" کے لقب سے ملقب ہوئے۔

ڈاکٹر مختار الدین احمد نے جو علمی خدمات سرانجام دیں، ان میں ان کی زیرِ تبصرہ کتاب "حیات ملک العلما" بھی شامل ہے، جس میں انھوں نے اپنے والد ماجد مولانا محمد ظفر الدین کے حالات و سوانح تحریر فرمائے ہیں۔

مولانا ظفر الدین ۱۰۔ محرم ۱۳۰۳ھ (مطابق ۱۹۔ اکتوبر ۱۸۸۰) کو پیدا اور ۱۹۔ جمادی الاخری ۱۳۸۲ھ (۱۸۔ نومبر ۱۹۶۲) کو فوت ہوئے۔ ان کے اساتذہ کی فہرست میں مولانا وصی احمد سورتی، مولانا احمد حسن کان پوری، مولانا سید بشیر احمد علی گڑھی اور مولانا عابد حسن رام پوری ایسے کبار علمائے ہند شامل ہیں۔ ان حضرات کے علاوہ، انھوں نے مولانا احمد رضا خاں بریلوی سے بھی استفادہ کیا اور کئی برس ان کی خدمت میں رہے۔

مولانا ظفر الدین تفسیر، حدیث، فقہ اور منطق و فلسفہ وغیرہ تمام علوم مروجہ میں عبور رکھتے تھے۔ تصنیف و تالیف سے بھی انھیں دلچسپی تھی اور انھوں نے مختلف موضوعات پر بہت سی کتابیں تصنیف کیں، جن میں بعض شائع ہو چکی ہیں اور بعض مسودات کی شکل میں پڑی ہیں۔

انھوں نے تدریسی خدمات بھی سرانجام دیں اور بے شمار علما و طلبا نے ان سے استفادہ کیا۔۔۔ نیکی اور تدین کی نعمت سے بھی اللہ نے ان کو نوازا تھا۔ زیرِ تبصرہ کتاب